جاپانی سیاست کا نیا رُخ - لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کی عبرتناک شکست -

تبصرہ : ظاہرشاہ آفریدی

جاپان میں ایوان زریں کے انتخابات کے بارے میں سیاسی تجزیہ نگاروں نے جو نتیجہ پہلے سے اخذ کیا تھا وہی ہوا اور حزب اختلاف کی سب سے بڑی جماعت ڈیموکریٹک پارٹی آف جاپان (DPJ) کو ایوانِ بالا کے بعد اب ایوانِ زریں کی 480 نشستوں میں سے 308 پر کامیابی ملنے سے بھاری فتح نصیب ہوئی - 30 اگست کو منعقدہ عام انتخابات میں 62.28% رائے دہندگان نے ووٹ ڈالے ، جو 1992 میں موجودہ انتخابی نظام متعارف کروانے کے بعد سے اب تک ہونے والے پانچ گزشتہ انتخابات میں سب سے زیادہ شرح ہے - متعلقہ وزارت کا کہنا ہے کہ بیرونِ مُلک مقیم جاپانیوں سمیت مجموعی طور پر سات کروڑ بیس لاکھ سے زائد رائے دہندگان نے ووٹ ڈالا ، جو چار سال قبل ہونے والے ایوانِ زریں کے انتخابات سے 1.77% زیادہ ہیں - ڈیموکریٹک پارٹی نے حزب اختلاف کی دیگر دو جماعتوں ، سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (SDP) اور اور پیپلز نیو پارٹی (PNP) کے ساتھ مل کر مخلوط حکومت بنانے کا عندیہ دیا ہے - اِ س جماعت کے سربراہ یوکی او ہاتویاما (Yukio Hatoyama) نے انتخابات کے ایک روز بعد نامہ نگاروں سے گفتگو کے دوران کہا کہ اُن کی جماعت نے سوشل ڈیموکریٹک پارٹی اور پیپلز نیو پارٹی کے ساتھ مخلوط حکومت بنانے کے مقصد کے تحت ایک دوسرے کے ساتھ انتخابی مہم میں تعاون کیا تھا -

جاپانی رائے دہندگان نے اپنے مُلکی سیاست کو نیا رُخ دینے کیلئے ڈیموکریٹک پارٹی کو ووٹ دیا - لبرل ڈیموکریٹک پارٹی (LDP) نے جاپان کے اقتدار پر لگ بھگ پچاس سال

تک قبضہ جمائے رکھا لیکن اِس بار اس کی بساط لپیٹ دی گئی ہے -

اِس بات میں شک نہیں کہ جنگ عظیم دوئم کے بعد جاپان نے جو ترقی کی ہے اُس میں لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کی سیاست نے کلیدی کردار ادا کیا ، لیکن اِس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ کیلئے ایوانوں کے مزے لوٹتے رہیں -

عالمگیر اقتصادی کساد بازاری کی وجہ سے جاپان کو بھی اقتصادی مندی کا سامنا ہے اور اِس صورت حال نے عوام کو کئی مسائل میں گھیر رکھا ہے - لبرل ڈیموکریٹک پارٹی بنیادی اصلاحات پر کامیابی کے ساتھ عمل درآمد کرنے اور جاپان کو معاشی کساد بازاری بچانے میں ناکام رہی ہے اور اس کی مسلسل ناکامی پر اب ملکی سیاست ایک نئی راہ اختیار کرچکی ہے - جاپانی رائے دہندگان چاھتے ہیں کہ معاشرے سے امیر غریب کے فرق کو ختم کیا جائے جو وقت گزرنے کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے - حالیہ معاشی بحران کی وجہ سے ملک میں بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے ، اُجرتیں جوں کی توں ہیں اور جاپان کے سب سے بڑے پینشن سکینڈل کا حل نکالا جانا ناگزیر ہے ،جس میں چارکروڑ جاپانی اپنا پینشن ریکارڈ غائب ہونے پر شدید صدمے سے دوچار ہیں - ماضی میں حکومت نے کئی بار وعدہ کیا ، تاہم وہ ایفا نہ ہوا - اِس معاملے پر لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کی حکومت سے وابستہ اُمیدیں اب دم توڑ چکی ہیں - چونکہ جاپانی معاشرے میں عمر رسیدہ افراد کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اُن کی گزر بسر پینشن ہی پر ہے ، لہذا اِس معاملے میں بدعنوانی یا خرد برد عوام کیلئے کسی بھی صورت میں ناقابل برداشت ہے - ڈیموکریٹک پارٹی آف جاپان کا انتخابی وعدہ ہے کہ وہ حکومت کی توجہ کارپوریشنوں سے ہٹا کر صارفین اور محنت کشوں و دیگر کارکنان کی امداد پر مبذول کرے گی - پارٹی نے نوکر شاہی کے فالتو اخراجات کو کم کرکے فلاح و بہبود کے کاموں

میں فنڈز کو استعمال کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے -

حالیہ انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے والی ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ اور یقینی طور پر آئندہ کے وزیراعظم یوکیو ہاتویاما کو اب یہ چیلنج درپیش ہے کہ وہ مُلک کی اقتصادی صور تحال میں تبدیلی لائیں اور کساد بازاری سے شدید متاثر معاشی معاملات کو درست کریں - اُنہوں نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ وہ کمپنیوں کے بنیادی ڈھانچے پر اخراجات کرنے کے بجائے تعلیم اور خاندانوں پر زیادہ فنڈز خرچ کریں گے - ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ کے بارے میں یہ تاثر بھی عام ہے کہ وہ جاپان اور امریکہ کے مابین قربت میں تھوڑی سی دوری لائیں گے اور ایشیاء کے معاملات پر زیادہ توجہ دی جائے گی - ایسا کہاں تک ممکن ہے یہ تو آنے والا وقت ہی بتاسکتا ہے ، تاہم خطے کی موجودہ صورتحال میں ایسی کوئی ڈرامائی تبدیلی ممکن نہیں کیونکہ امریکہ اِس علاقے کی سیاست میں بڑے عرصے سے ایک اہم کھلاڑی کے طور پر کردار ادا کرتا رہا ہے -

جاپان کے رہنماء وزیراعظم تارو آسو اور حزب مخالف رہنماء یوکیوہاتویاما ، دونوں ہی امریکہ سے تعلیم حاصل کرچکے ہیں اور دونوں لبرل ڈیموکریٹک پارٹی سے وابستہ رہے ہیں - دونوں کا سیاسی اور صنعتی طبقے سے تعلق ہے - اتنی قدریں مشترک ہونے کے بعد شاید یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں ہوگا کہ سرمایہ دار خاندان کے پس منظر والے ہاتو یاما ، سرمایہ دار امریکہ سے کیسے دوری اختیار کرسکتے ہیں -

جاپانی پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس 16 ستمبر کو منعقد ہوگا جس میں جناب ہاتویاما کو جاپان کے 93 ویں وزیراعظم کے طور پر نامزد کیا جائے گا -